امام جعفر صادق کی بیٹے کو

نصیحتیں

05-March-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

05مارچ2020 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

امام جعفر صادق کی بیٹے کو نصیحتیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے !

✿... کمسن سید زادے کا خوفِ خدا
✿... امام جعفر صادق کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں
✿... اولاد کی تربیت کے متعلق فرامینِ مصطفٰے
✿... اولاد بھی والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے
✿... والدین کے ساتھ احسان و بھلائی کرنے پر احادیثِ مُبارکہ

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتکاف کاثواب ملتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضرت اُبَیّ بن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: "یارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر بہت زِیادہ دُرود شریف پڑھا کرتا ہوں، آپ بتادیجئے کہ دن کا کتنا حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرَّر کر دوں؟" تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم جس قَدر چاہو مُقرَّر کرلو۔ حضرت اُبَیّ بن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے

عرض کی: دن رات کا چوتھائی حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرَّر کرلوں ؟ تو سرکار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ** یعنی تم جس قدر چاہو مقرر کرلو، ہاں اگر تم چوتھائی سے زِیادہ حصّہ مُقرَّر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔ حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: میں دن رات کا نِصف حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرَّر کرلوں ؟ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "**مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ** تم جس قَدر چاہو مُقرَّر کرلو اور اگر تم اس سے بھی زِیادہ وقت مُقرَّر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔" تو حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا: میں دِن رات کا دو تہائی مُقرَّر کرلوں ؟ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "**مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ** تم جتنا چاہو وقت مُقرَّر کرلو اور اگر تم اس سے زِیادہ وَقت مُقرَّر کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔" حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: "**اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّھَا، میں دِن رات کا کل حصّہ دُرُود خوانی ہی میں صرف کروں گا۔**" تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "**اِذًا تُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ** اگر تم ایسا کرو گے تو **دُرُود شریف تمہاری تمام فِکروں اور غموں کو دُور کرنے کے لیے کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لیے کفّارہ ہو جائے گا۔**"(1)

ذاتِ والا پہ بار بار درود بار بار اور بے شمار دُرُود
سر سے پا تک کرور بار سلام اور سراپا پہ بے شمار دُرُود
بے عدد اور بے عدد تسلیم بے شمار اور بے شمار دُرُود

1۔۔۔ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۲۳، ۲۰۷/۴، حدیث: ۲۴۶۵

بیٹھتے اٹھتے جاگتے سوتے ہو الٰہی مِرا شعار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص۸۶-۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنیئے، ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆اگر قلم (Pen/ Pencil)، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کرلیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ہے "امام جعفر صادق رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں" جس میں ہم امام جعفر صادق رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت و کردار سے متعلق سُنیں گے۔ ان کا تعارف بھی سنیں گے اور انہوں نے اپنے بیٹے حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ کو کیا کیا نصیحتیں کیں؟ اس بارے میں بھی کچھ سُنیں گے۔ سارا بیان پوری توجہ کے ساتھ سننے کی نیت کیجئے۔

1...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! سب سے پہلے امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ **محمد الیاس عطّار قادِری** دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی کتاب **نیکی کی دعوت** سے ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں:

کمسن سیدزادے کا خوفِ خدا

ایک چار(4) سالہ سیِّدزادہ بچہ سرِ بازار زار و قطار رو رہا تھا، کسی صاحِب نے آلِ رسول کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر عرض کی: شہزادے! کیا بات ہے؟ اگر کسی چیز کی ضَرورت ہو تو حکم فرما دیجئے ابھی حاضِر کرتا ہوں۔ یہ سُن کر مَدَنی مُنّے کے رونے کی آواز اور بُلند ہو گئی اور کہا: چچا جان! اللہ پاک کے غضب اور عذابِ جہنَّم کے خوف سے دل بیٹھا جارہا ہے! اُن صاحِب نے شَفقت سے عرض کی: شہزادے! آپ بہُت ہی کمسِن (چھوٹے) ہیں، ابھی سے اِتنا خوف کیسا؟ یعنی اطمینان رکھئے بچّوں کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔ یہ سُن کر بچے کا خوف مزید نُمایاں ہو گیا اور روتے ہوئے بولا: چچا جان! میں نے دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیاں سُلگانے کیلئے ان کے گرد چَھپٹیاں (یعنی لکڑی کی چھیلن اور چھوٹی چھوٹی کھپچِّیاں وغیرہ) چُن دی جاتی ہیں، چَھپٹِیاں جلدی سے آگ پکڑ لیتی ہیں اور ان کی بدولت پھر بڑی لکڑیاں بھی جل اُٹھتی ہیں! میں ڈرتا ہوں کہ ابوجَہل اور ابولَہَب جیسے بڑے بڑے کافِروں کو جہنَّم میں جلانے کیلئے چَھپٹیوں کی جگہ کہیں مجھے آگ میں نہ ڈال دیا جائے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ چار(4) سالہ بچہ کون تھا؟ وہ کوئی اور نہیں! ہمارے ٹُوٹے دلوں کے سہارے اور اہلِ بیتِ اطہار کی

آنکھوں کے تارے حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے۔

(نیکی کی دعوت، ص۵۸۵)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص246)

شَرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس شعر میں فرماتے ہیں: **یا نُورَ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **آپ تو ہیں ہی نور بلکہ نورٌ علیٰ نور** (یعنی نُور پر نُور)۔ آپ کی مبارَک نَسل میں تا قِیامت جتنے بھی بچّے ہوں گے یعنی ساداتِ کرام وہ بھی سب کے سب نور ہیں۔ اے نور والے پیارے پیارے آقا! آپ کا سارے کا سارا گھرانا ہی نور، نور اور بس نور ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص۵۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! سُنا آپ نے امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بچپن سے ہی خوفِ خدا رکھتے تھے۔ غور تو کیجئے کہ آج کل کا بچہ چار سال کا ہو جائے تو اسے اپنی خبر تک نہیں ہوتی۔ تھوڑا بڑا ہو تو اب موبائل میں **گیم کھیلنے** اور **کارٹون** دیکھ کر دل بہلانے سے فُرصت نہیں ملتی۔ مگر حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پوتے اور حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیٹے جنابِ امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا حال یہ ہے کہ اس ننھی سی عمر میں بھی خوفِ خدا سے بے قرار ہیں۔ آنسوؤں کی برسات ہے جو تھمتی نہیں ہے۔ فکر لاحق ہے تو یہ کہ کہیں مجھے جہنم میں نہ پھینک دیا جائے۔ اے کاش! کہ ہمیں بھی یہی سوچ نصیب ہو جائے۔ **اے کاش** کہ

ہمیں بھی خوفِ خدا میں رونے والی آنکھیں مل جائیں۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

جَلا دے نہ نارِ جہنّم کرم ہو ۔۔۔ پئے بادشاہِ اُمَم یاالٰہی
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ۔۔۔ ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی
بڑی کوششیں کی گنہ چھوڑنے کی ۔۔۔ رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی!
مجھے سچّی تَوبہ کی توفیق دیدے ۔۔۔ پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!
تُو عطّار کو بے سبب بخش مَولیٰ ۔۔۔ کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص:۱۱۱،۱۱۰)

امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خوفِ خدا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک اور بات جو اس حکایت سے معلوم ہوئی وہ یہ کہ ہمارے بزرگانِ دین اپنے بچوں کی کیسی بہترین اور زبردست **اسلامی تربیت** کرتے تھے۔ دیکھئے تو صحیح کہ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 4 سال کی چھوٹی سی عمر میں **عذابِ جہنم** سے بے قرار ہیں اور اسی فکر میں اَشک بار ہیں۔ 4 سال کی عمر میں ایسی سوچ تب ہی بن سکتی ہے جب گھر میں خوفِ خدا سے **معمور** والدین ہوں۔ یہ سوچ تب ہی بن سکتی ہے جب گھر میں دنیا کے غموں میں نہیں بلکہ آخرت کے غم میں آنسو بہائے جاتے ہوں۔ ایسی **پاکیزہ سوچ** اُس گھر میں ہی بن سکتی ہے جس گھر میں **نمازوں کا اِہتمام** ہو، ایسی **پاکیزہ سوچ** اُس گھر میں ہی بن سکتی ہے کہ جس گھر میں **تلاوتِ قرآن** کی آوازیں آتی ہوں، ایسی **مدنی سوچ** اُس گھر میں ہی بن

سکتی ہے کہ جس گھر میں **اللہ** ورسول کی **نافرمانی کو بُرا** سمجھا جاتا ہو، ایسی **اعلیٰ سوچ** اُس گھر میں ہی بن سکتی ہے جس گھر میں **پردے کا اِہتمام** ہو، ایسی اچھی سوچ اُس گھر میں ہی بن سکتی ہے جس گھر میں **جھوٹ** سے نفرت اور **سچ** بولنے کو اچھا سمجھا جاتا ہو۔

اسی سوچ کا اثر تھا کہ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن سے ہی خوفِ خدا سے سرشار تھے۔ اور ان کی شان یہ ہے کہ انہیں دیکھ کر دوسروں میں خوفِ خدا پیدا ہو جاتا۔ آپ کے بارے میں منقول ہے کہ رات کو قبرستانوں میں تشریف لے جایا کرتے اور فرماتے کہ اے قبر والو! کیا بات ہے کہ میں تم لوگوں کو پکارتا ہوں تو تم لوگ کوئی جواب نہیں دیتے ہو؟ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے: افسوس! کہ میرے اور تمہارے درمیان ایسا حجاب (پردہ) ہو گیا ہے۔ لیکن آئندہ میں بھی تمہارے ہی جیسا ہو جانے والا ہوں۔ آپ یہی کلمات فرماتے رہتے یہاں تک کہ صبحِ صادق نمودار ہو جاتی اور آپ نمازِ فجر کے لیے مسجد میں تشریف لے جاتے۔ (آئینہ عبرت ص ۶۴)

میں کس گنتی میں آتا ہوں؟

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا **داؤد طائی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ چونکہ اہلِ بیت میں سے ہیں، اس لئے مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ لیکن وہ خاموش رہے۔ جب آپ نے دوبارہ عرض کی کہ اہلِ بیت ہونے کے اعتبار سے اللہ پاک نے آپ کو جو فضیلت بخشی ہے، اس لحاظ سے نصیحت کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔ یہ سُن کر امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے تو خود یہ خوف لاحِق ہے کہ کہیں قیامت کے

دن میرے جدِّ اعلیٰ (یعنی رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میرا ہاتھ پکڑ کر یہ نہ پوچھ لیں کہ تُو نے خود میری پیروی کیوں نہیں کی؟ کیونکہ نجات کا تعلق نسب سے نہیں **اعمالِ صالحہ** پر موقوف ہے۔ یہ سُن کر حضرت داؤو طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بہت عبرت ہوئی کہ جب اہلِ بیت کے خوفِ خدا کا یہ عالم ہے تو میں کس گنتی میں آتا ہوں؟ (خوفِ خدا، ص ۱۱۱)

امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِنتہائی **عاجزی** کرتے ہوئے، اپنے مالک و مولیٰ جَلَّ جلالہ کی **ناراضی** کو سامنے رکھتے ہوئے، **حشر کی گرمی** کا تصور جماتے ہوئے، **دوزخ کے خوف** سے اپنے آپ کو ڈراتے ہوئے **خاکِ طیبہ** کا واسطہ دیتے ہوئے، اپنی **بخشش** کا سُوال لیے **اللہ** پاک کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

کس کے در پر میں جاؤں گا مولا گر تُو ناراض ہو گیا یارب
ہائے! حُسنِ عمل نہیں پلّے حَشر میں میرا ہو گا کیا یارب
گرمیِ حَشر، پیاس کی شدّت جامِ کوثر مجھے پلا یارب
خوف دوزخ کا آہ! رحمت ہو خاکِ طیبہ کا واسطہ یارب
میرا نازُک بدَن جہنّم سے از طُفیلِ رضا بچا یارب
طالِبِ مغفِرت ہوں یااللہ بَخْش حیدر کا واسِطہ یارب

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ

اللہِ عَلَیْہ کے صرف ایک بہت ہی پیارے وصف **خوفِ خدا** سے متعلق سُنا، جبکہ آپ کی شان یہ ہے کہ آپ ہر وصف میں بے مِثل و بے مثال ہیں۔ عبادت، ریاضت، تقویٰ، زُہد، پرہیز گاری، نرمی، شفقت، حِلْم، خوفِ خدا، علم و عمل اَلْغَرَض ! آپ بہترین عادات اور عبادات میں اُونچے درجے کے مالک ہیں۔ آیئے ! آپ کا مختصر تعارف سنتے ہیں:

امام جعفر صادق رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف

حضرتِ **امام جعفر صادِق** رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادت 17 ربیع الاوّل 83 ہجری پیر شریف کے دن **مدینۂ منورہ** میں ہوئی۔ **حضرت امام جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی کنیت ابوعبداللہ اور ابواسماعیل جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔ **حضرت امام جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ حضرتِ امام محمد باقر رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ حضرت **امام جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی والدہ محترمہ کا نام حضرت سیدتنا اُمِّ فَرْوَہ ہے جو کہ امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پوتی ہیں ۔(شرح شجرہ قادریہ، ص ۵۸) جبکہ آپ کے والدِ گرامی کا نام مبارک حضرت امام محمد باقر ہے جو امام زَیْنُ الْعَابِدِین کے بیٹے ہیں، یوں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ والدہ کی طرف سے امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ اور والد کی طرف سے حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے جا ملتے ہیں۔یعنی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ والدہ کی طرف سے "صدیقی" اور والد کی طرف سے "**علوی وفاطمی**" ہیں۔(شرح العقائد، ص ۳۲۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ حضرت امام جعفر

صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سید ہیں، **قادری سلسلے** کے شیخ ہیں۔ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہ عَنْہ کی اولاد سے ہیں۔ گلستانِ اہلِ بیت کے مہکتے ہوئے پھول ہیں اور اہلِ بیت کرام میں شامل ہیں۔ اور اہلِ بیتِ کرام کی شان یہ ہے کہ آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو اور میری اولاد اس کو اپنی اولاد سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میری ذات اُسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو اور میرے اہلِ بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہو جائیں۔(شعب الایمان، باب فی حب النبی، ۱۸۹/۲، حدیث:۱۵۰۵)

ہمیں چاہیے کہ اہلِ بیت اطہار سے محبت کو اپنا شعار بنالیں کیونکہ ان حضرات کی محبت اور ان سے تعلق و وابستگی بھی باعثِ خیر و برکات بھی ہے اور گمراہی وضلالت سے نجات کا ذریعہ بھی ہے۔ جو اِن حضراتِ قُدسیہ سے وابستہ ہوجاتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے اور وہ کبھی گمراہ نہیں ہوتا جیسا کہ پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں جب تک تم انہیں مضبوطی سے تھامے رکھوگے ہر گز گمراہ نہ ہوگے۔ (1)کتابُ اللہ،اور(2)میری آل۔(مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، ص۱۰۰۸، حدیث:۲۴۰۸، ملتقطا) اللہ پاک ہمیں اہلِ بیت کی سچی محبت عطا فرمائے اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا بھی سچا عاشق بنائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہ

ظاہری وباطنی علوم کے ماہر تھے اور ریاضت و عبادت میں مشہور تھے ۔ مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک زمانے تک **حضرت امام جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خدمتِ بابرکت میں آتا رہا۔ میں نے ہمیشہ آپ کو تین عبادتوں میں سے کسی ایک میں مصروف پایا، یاتو آپ نماز پڑھتے ہوئے نظر آتے یاتلاوتِ قرآن میں مشغول ہوتے یا پھر روزہ دار ہوتے ۔ [1] **حضرت امام جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے دنیا کو حکم اِرشاد فرمایا: اے دُنیا! جو میری عبادت کرے تُو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تُو اسے تھکا دے۔(حلیۃ الاولیاء، جعفر بن محمد صادق ۳/۲۲۶، رقم: ۳۷۸۵)

حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مِقدام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں جب بھی **حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھتا ہوں تو جان لیتا ہوں کہ یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ مروی ہے کہ **حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں کو اس قدر کھلاتے کہ اَہْلِ خانہ کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہتا۔[2] **حضرت امام جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو 68 برس کی عمر میں 15 رجب المرجب 148ھ کو کسی بدنصیب نے زہر دیا، جو ان کی شہادت کا سبب بنا۔

حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مزارِ اقدس جنت البقیع والدِ محترم حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پہلو میں ہے۔[3]

1...شرح شجرہ قادریہ، ص۵۸ بتغیر قلیل

2...حلیۃ الاولیاء، جعفر بن محمد صادق ۳/۲۲۵، رقم: ۳۷۸۲

3...شرح شجرہ قادریہ، ص۵۹

صدقِ صادِق کا تَصَدُّق صادِقُ الاسلام کر بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

(حدائق بخشش، ص۱۴۸)

مختصر وضاحت: یا اللہ پاک تجھے امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے "صِدْق" کا واسطہ مجھے ایمان کی سلامتی نصیب فرما اور امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور امام علی رضا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے مجھ سے بِغیر غضب فرمائے راضی ہو جا۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا علم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بے پناہ علم و فضل کے مالک تھے۔ کروڑوں حنفیوں کے امام، حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جو خود علم کے سمندر تھے آپ بھی حصولِ علمِ دین کیلئے دو سال تک حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبتِ بابَرَکت میں رہے۔ حضرت امامِ اعظم نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: لَوْ لَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ اگر میری زندگی میں یہ دو سال (جو میں نے امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں گزارے) نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو گیا ہوتا۔ (آدابِ مرشد کامل، ص۱۷۰)

ابنِ آدم پر اللہ پاک کے احسانات

آیئے! اسی بارے میں حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابو لیلیٰ اور حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی

خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر بن محمد صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: آپ کا نام کیا ہے؟ عرض کی: نعمان۔ پوچھا: اے نعمان! کیا آپ نے اپنے سر کو ناپا ہے؟ عرض کی: میں اپنے سر کو کیسے ناپ سکتا ہوں؟ پھر پوچھا: کیا تم آنکھوں کی نمکینی، کانوں کی کڑواہٹ، نتھنوں کی حرارت اور ہونٹوں کی مٹھاس کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ پوچھا: تم وہ کلمہ جانتے ہو جس کا اوّل کفر اور آخر ایمان ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: اے اِبْنِ رَسُوْلُ اللہ! جن چیزوں کے بارے میں آپ نے پوچھا ہے ان کے بارے میں ہمیں آگاہ کیجئے۔ فرمایا: میرے دادا (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ حضور نَبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے اپنے فضل واحسان سے نمکینی ابنِ آدم کی آنکھوں میں رکھی کیونکہ یہ دونوں چربی کے ٹکڑے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ پگھل جاتے۔

اِبْنِ آدم پر فضل واحسان اور مہربانی کرتے ہوئے اللہ پاک نے کڑواہٹ اس کے کانوں میں رکھی جو کیڑے مکوڑوں کے لئے رکاوٹ ہے کیونکہ اگر کوئی کیڑا کان میں داخل ہو جائے تو دماغ تک پہنچ جائے لیکن جب کڑواہٹ چکھتا ہے تو نکل بھاگتا ہے۔

اللہ پاک نے اپنے فضل واحسان اور رحمت سے حرارت اِبْنِ آدم کے نتھنوں میں رکھی جس سے وہ بُو سُونگھتا ہے اگر یہ نہ ہو تو دماغ بدبُودار ہو جائے۔

اللہ پاک نے اِبْنِ آدم پر مہربانی اور فضل واحسان کرتے ہوئے مٹھاس اس کے

ہونٹوں میں رکھی جس کے ذریعے وہ ہر چیز کا ذائقہ چکھتا ہے اور لوگ اس کی گفتگو کی مٹھاس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔(الفوائدلتمام الرازی، ۱/۱۱۱، حدیث:۲۶۲)

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ٹھیک فرماتے ہیں:

مُفْلسی کا میں کیوں کروں شِکوہ
نعمتوں سے نِہال رکھا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جیسا بوئیں گے ویسا کاٹیں گے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والدین کی تربیت کا بہترین مظہر تھے۔ اور پھر انہوں نے بھی اپنی اولاد کی بہترین تربیت کی۔ ان کے صاحبزادے حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وقت کے بہترین عالم، مُفتی، شَیخ، اللہ کے ولی اور طریقت ومعرفت کے امام تھے۔ اور یہ سب ان کے والد حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تربیت کا فیضان تھا۔

یاد رکھئے کہ انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ بویا تو کچھ اور تھا مگر جب کاٹنے کی باری آئی تو کچھ اور نکلا، یہی مثال اولاد کی ہے کہ والدین اولاد کی اسلامی طریقے سے تربیت نہیں کرتے مگر پھر بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ " ہمارے بچے بھی نیک پرہیز گار بنیں، والدین کے فرمانبردار بنیں، مُعاشرے میں عزّت دار اور پاکیزہ کردار

والے بنیں" جب نتیجہ اس کے خلاف آتا ہے تو کافی دیر ہو چکی ہوتی ہے، اس وقت والدین اگر اصلاح کی کوشش کرنا چاہیں بھی تو نہیں کر پاتے۔

یاد رکھئے! اولاد کی اچھی تربیت کرنا والدین کی اہم ذمہ داریوں میں سے ہے اور اس ذمہ داری کو ہمارے بزرگانِ دین بہت اچھے انداز میں نبھایا کرتے تھے، وقتاً فوقتاً اپنے بچوں کو مختلف انداز میں نصیحتیں کیا کرتے تھے۔ امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کو کیا کیا نصیحتیں کیں، آیئے! وہ نصیحتیں اور ان سے ملنے والے مدنی پھول سنتے ہیں:

امام جعفر صادق کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں

ایک بزرگ بیان کرتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ایک شاگرد نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ان کے پاس بیٹھے تھے اور آپ انہیں نصیحت کر رہے تھے۔ چند باتیں جو میں یاد رکھ سکا وہ یہ ہیں کہ:

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اے میرے بیٹے!** میری نصیحت قبول کر لو اور میری باتوں کو یاد رکھنا، اگر انہیں یاد رکھو گے تو زندگی بھی اچھی گزرے گی اور موت بھی قابلِ رشک آئے گی۔

مال دار کون؟

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے **پہلی نصیحت** یہ کی کہ: **اے میرے بیٹے!** مال دار وہ ہے جو تقسیمِ الٰہی پر راضی رہے اور جو دوسرے کے مال پر نظر رکھے وہ فقر کی حالت میں ہی مرتا ہے۔ تقسیمِ الٰہی پر راضی نہ رہنے والا گویا اللہ پاک کو اس کے فیصلے

میں تہمت لگاتا ہے۔ اپنی غَلَطی کو چھوٹا سمجھنے والا دوسرے کی غلطی کو بڑا اور دوسرے کی غلطی کو چھوٹا خیال کرنے والا اپنی غلطی کو بڑا سمجھتا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس نصیحت سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ اپنے اندر **قناعت** پیدا کریں اور ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ادا کرتے رہیں اور وہ جس حال میں رکھے، اُس کی رِضا پر راضی رہیں۔

عُلَما کی صحبت باعثِ عزت ہے

امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **دوسری نصیحت** یہ کی کہ: **اے میرے بیٹے!** دوسرے کے عیبوں سے پردہ ہٹانے والے کے اپنے عیوب ظاہر ہو جاتے ہیں۔ بغاوت کی تلوار بلند کرنے والا اسی سے قتل کر دیا جاتا ہے۔ کسی کے لئے گڑھا کھودنے والا خود ہی اس میں جا گرتا ہے۔ بے وقوفوں کی صحبت میں بیٹھنے والا حقیر و ذلیل ہوتا جبکہ عُلَما کی صحبت اختیار کرنے والا **عزت** پاتا ہے اور بُرائی کے مقام پر جانے والے پر تہمت لگائی جاتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس نصیحت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملا کہ ہم دوسروں کے عیب نہ کھولیں، ہمیشہ دوسروں کی خیر خواہی کریں اور علمائے کرام کی صحبتوں میں بیٹھنے کی کوشش کیا کریں۔

تیسری نصیحت کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا:

اے میرے بیٹے! لوگوں پر **عیب لگانے** سے بچنا ورنہ لوگ تم پر عیب لگائیں گے اور **فضول باتوں** سے بچنا ورنہ ان کی وجہ سے عزّت میں کمی ہو گی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس نصیحت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملا کہ دوسروں کی خامیوں پر نظر رکھنے کے بجائے اپنی خامیوں کو تلاش کریں، اپنی اصلاح کریں اور ہمیشہ فضول اور لایعنی گفتگو سے بچیں۔

امام جعفر صادق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے **چوتھی نصیحت** یہ کی کہ:

اے بیٹا! حق بات ہی کہنا خواہ تمہارے حق میں ہو یا خلاف کیونکہ مذمَّت کا سامنا تمہیں اپنے دوستوں کی طرف سے ہی کرنا پڑے گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس نصیحت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملا کہ **سانچ کو آنچ** نہیں لہذا ہمیں ہر حال میں شریعت کے تقاضوں کے مطابق سچ بولنا چاہیے۔

بغض و نفرت کا سبب

چوتھی نصیحت کے بعد **پانچویں نصیحت** کرتے ہوئے فرمایا:

اے میرے بیٹے! قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے رہنا، سلام کو عام کرنا، نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا، جو تجھ سے تعلق توڑے تُو اس سے رشتہ جوڑنا، جو تم سے بات نہ کرے۔ تم اس سے بات کرنے میں پہل کرنا، جو تم سے مانگے اسے عطا کرنا، چغلخوری سے بچنا کہ یہ دلوں میں بغض پیدا کرتی ہے۔ لوگوں کے عیوب کے درپے نہ ہونا کہ یہ چیز خود کو (مذمت و تہمت کا) ہدف بنانے کے قائم مقام ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس نصیحت سے حاصل ہونے والے تمام مدنی پھول زندگی کو بہتر سے بہترین بنا سکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے! ہم اپنی زندگی کو

بہترین اُسی صورت میں بنا سکتے ہیں کہ جب ہم ان خوشبودار **قیمتی مدنی پھولوں، سُنہرے اُصولوں** کو دل وجان سے **قبول کرتے** ہوئے **عمل** کی بھی کوشش کریں گے۔

نافرمانوں کی مثال

امامِ جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی **چھٹی نصیحت** جو آپ نے اپنے بیٹے کو ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ:

اے میرے بیٹے! اگر ملاقات کی تمنا ہو تو نیک لوگوں سے ملنا، نافرمانوں سے نہ ملنا کہ نافرمان اس چٹان کی طرح ہیں جس سے پانی نہیں بہتا، ایسے درخت کی طرح ہیں جو سرسبز و شاداب نہیں ہوتا، ایسی زمین کی مثل ہیں جس پر گھاس نہیں اُگتی۔ (حلیۃ الاولیاء، جعفر بن محمد صادق ۳/۲۲۸، رقم: ۳۷۹۳)

شاہکارِ تربیت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اپنے بیٹے کو کی ہوئی نصیحتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ مال دار وہ ہے جو **تقسیمِ الٰہی پر راضی** رہے۔ دوسروں کے **عیوب چھپائے** جائیں۔ **علماء کی صحبت** میں بیٹھنا چاہیے۔ لوگوں پر **عیب لگانے** سے بچنا چاہیے۔ ہمیشہ **حق بات** کہنی چاہیے۔ قرآنِ پاک کی **تلاوت** کرنے، **سلام** کو عام کرنے، **نیکی** کا حکم اور **بُرائی** سے منع کرنے، **تعلق** توڑنے والے سے **تعلق** رکھنے، مانگنے والے کو عطا کرنے اور چغلخوری سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ نیک لوگوں سے ملنا چاہیے اور بُروں سے دُور رہنا چاہیے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

کی اپنے بیٹے **امام موسیٰ کاظم** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کی گئی نصیحتیں سُنیں، انہی نصیحتوں اور تربیت کا یہ نتیجہ تھا کہ حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد کے سچے جانشین ثابت ہوئے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی راتیں اپنے رب کی بارگاہ میں سجدوں میں اور دن روزوں میں گزرتے۔ حِلْم اور بُردباری کا پیکر ہونے کی وجہ سے آپ کا لقب کاظم (یعنی غُصّے کو پی جانے والا) ہوا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی جُودوسخا کا یہ عالم تھا کہ فقراءِ مدینہ کو تلاش کرتے اور ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق رقم رات کے وقت اِس طرح پہنچاتے کہ انہیں خبر تک نہ ہوتی کہ یہ رقم کون دے کر گیا ہے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مُستَجابُ الدَّعوات تو ایسے تھے** (یعنی ایسے بزرگ تھے جن کی دعائیں قبول ہوتی تھیں اس لیے) جو لوگ آپ سے دُعا کرواتے وہ اپنے مقصود کو پہنچتے اور ان کی حاجتیں پوری ہو جاتیں۔ بلکہ ان کی شان تو یہ ہوئی کہ ان کے وصال کے بعد ان کی قبرِ انور پر جا کر جو دعا کی جاتی اللہ پاک قبول فرمالیتا۔

جیسا کہ شیخ امام خلّال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق کے مزار پر حاضر ہو کر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ پاک میری مشکل کو آسان کر کے میری مراد مجھے عطا فرما دیتا ہے۔ (تاریخ بغداد، باب ماذکر فی مقابر بغداد الخصوصۃ بالعلماء والزھاد، ۱/۱۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

والدین کا اولاد سے تعلق

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد بھی نیک اور پرہیز گار بنے تو ان کی اچھے انداز میں تربیت کریں، بزرگوں کے طریقے پر ان کی اصلاح کریں، نیکیوں کی طرف راغب کریں اور خود بھی نیک اعمال کرنے والے بن جائیں۔ یاد رکھئے! عموماً بچے والدین کی عادات و کردار کی پیروی کرتے ہیں، اگر والدین شریعت کے پابند اور حُصولِ علمِ دِین کے شوقین ہوں تو ان کی نسلیں بھی نیکیوں کی راہ پر گامزن رہتی ہیں اور والدین کی نجات و بخشش اور نیک نامی کا سبب بنتی ہیں اور اگر والدین خود بُری عادتوں کے شکار ہوں تو اولاد میں بھی وہی بُرائیاں منتقل ہو جاتی ہیں اور ایسی اولاد سببِ نجات نہیں بلکہ سببِ ہلاکت بن جاتی ہے۔

یاد رکھئے! اولاد کی تربیت ماں باپ دونوں ہی کی ذمہ داری ہے مگر باپ کمانے کا بہانہ بنا کر تربیتِ اولاد کی ساری ذِمّہ داری بچوں کی ماں پر ڈال کر خود کو بَرِیُ الذِّمہ سمجھ لیتا ہے جبکہ بچوں کی ماں گھر کے کاموں کا عذر پیش کر کے تربیتِ اولاد کا اصل ذِمّہ دار اپنے شوہر کو قرار دیتی ہے، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسی اولاد ہاتھوں سے نکل کر تمام گھر والوں کیلئے رحمت کا سبب بننے کی بجائے باعثِ زحمت بن جاتی ہے۔ لہٰذا والدین کو چاہئے کہ دونوں اپنی اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے ملک و ملت اور مستقبل کے ان معماروں کو بچپن ہی سے نیک اور معاشرے کا باکردار فرد بنانے میں ہرگز سُستی نہ کریں، کیونکہ بچپن میں جو سیکھا جائے، اس کے اثرات مضبوط اور دیرپا ہوتے ہیں

جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: اَلْعِلْمُ فِی صِغَرِہٖ کَالنَّقْشِ عَلَی الْحَجَرِ بچپن میں علم حاصل کرنا پتھر پر نقش کی طرح (پختہ) ہوتا ہے۔ (مجمع الزوائد، ۱/۳۳۳، حدیث: ۵۰۱۵)

آیئے! تربیتِ اولاد کے بارے میں ہمیں تربیت کا ذہن دینے والے آقا، ہمیں اور ہماری اولاد کو جہنم کی آگ سے بچانے والے **مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے 3 فرامین سنئے:

اولاد کی تربیت کے متعلق فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1. آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (جب) یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا ترجمۂ کنزالایمان: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ۔ (پ۲۸ التحریم: ۶)

تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم اپنے گھر والوں کو کِس طرح آگ سے بچائیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: انہیں ان کاموں کا حکم دو جو اللہ پاک کو پسند ہیں اور اُن کاموں سے منع کرو جو اللہ کریم کو ناپسند ہیں۔ (دُرِّ منثور، ۸/۲۲۵)

2. ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو تین خصلتوں کی تعلیم دو (۱) اپنے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی محبت (۲) اہلِ بیت کی محبت اور (۳) قرآنِ پاک کی تعلیم۔ (جامع صغیر، باب الھمزہ، حدیث: ۳۱۱، ص ۲۵)

3. ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنے بچے کو ایسا عطیہ نہیں دیا، جو اچھے ادب سے بہتر ہو۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی ادب الولد، ۳/۳۸۳، حدیث: ۱۹۵۹)

مُفَسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اچھے ادب سے مراد بچے کو دیندار، متقی، پرہیز گار بنانا ہے۔ اولاد کے لئے اس سے اچھا عطیہ کیا ہو سکتا ہے کہ یہ چیز دِین و دنیا میں کام آتی ہیں۔ ماں باپ کو چاہئے کہ اولاد کو صرف مالدار بنا کر دنیا سے نہ جائیں، انہیں دِیندار بنا کر جائیں، جو خود انہیں بھی قبر میں کام آوے کہ زندہ اولاد کی نیکیوں کا ثواب مُردہ کو قبر میں ملتا ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۶۵، ملتقطاً)

اولاد کا والدین سے تعلق

اے عاشقانِ اولیاء! قرآن واحادیث میں والدین کی شان وعظمت کو بار بار بیان کیا گیا ہے، لہٰذا اولاد پر بھی لازم ہے کہ وہ والدین کے ساتھ احسان و بھلائی والا سلوک کرے۔ ان کا ادب واحترام کرے، ان کی خوب تعظیم وتوقیر کرے ان کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھے، خُصوصاً ان کے بڑھاپے میں زیادہ خدمت کی حاجت ہے۔ یقیناً ماں باپ کا بُڑھاپا انسان کو امتحان میں ڈال دیتا ہے، بسا اوقات سخت بڑھاپے میں اکثر بِستر ہی پر بَول وبَراز (یعنی گندگی) کی ترکیب ہوتی ہے جس کی وجہ سے عُموماً اولاد بیزار ہو جاتی ہے۔ مگر یاد رکھیے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے ۔ بچپن میں ماں بھی تو بچّے کی گندگی برداشت کرتی ہے۔ بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چِڑچِڑا پن آجائے، بِلاوجہ لڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، صَبْر، صَبْر اور صَبْر ہی کرنا اور ان کی تعظیم بجالانا ضَروری ہے۔ اُن سے بدتمیزی کرنا، ان کو جھاڑنا وغیرہ تو دَرکَنار اُن کے آگے "**اُف**" تک نہیں کرنا ہے

،ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہانوں کی تباہی مقدّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دِل دُکھانے والا اِس دُنیا میں بھی ذَلیل وخوار ہوتا ہے اورآخِرت میں بھی عذابِ نار کا حقدار ہے۔اللہ پاک پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر 23 میں والدین کا ادب سکھاتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا (پ۱۵،بنی اسرائیل:۲۳)		ترجمۂ کنزُ الایمان: تواُن سے ہُوں(اُف تک)نہ کہنا اور اُنھیں نہ جِھڑکنا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے جب والدین کے سامنے **اُف تک** کرنے سے منع ہے تو ان کے سامنے زبان چلانا، چیخنا چنگھاڑنا کتنی محرومی کی بات ہے۔ ابھی جو آیت ہم نے سُنی اس کے تحت حضرت علامہ مفتی نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (والدین کے سامنے) کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گِرانی (بوجھ) ہے۔نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسْنِ اَدب(نہایت اچھے ادب)کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔اُن سے نَرمی وتَواضُع سے پیش آ،اور اُن کے ساتھ تھکے وَقْت میں شَفْقت و مَحَبَّت کا برتاؤ کر۔ مزید فرماتے ہیں: کہ دنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالَغَہ کیا جائے لیکن والِدَین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔اِس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضْل و رَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے کہ یاربّ !میری

خدمتیں اُن کے اِحسان کی جَزا (بدلہ) نہیں ہو سکتیں، تُو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔ (خزائن العرفان، پ ۱، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۲۳ ملتقطاً)

والدین کے ساتھ احسان و بھلائی کرنے پر احادیثِ مُبارکہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں والدین کے ساتھ احسان و بھلائی کرنے ان کا ادب و احترام کرنے، ان کو خوش رکھنے اور ان کا دل نہ دکھانے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا والدین کو راضی کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ ان کی رضا میں اللہ پاک کی رضا اوران کی ناراضی میں اللہ پاک کی ناراضی ہے۔ آیئے 3 احادیثِ مبارکہ سنتے ہیں۔

1. ارشاد فرمایا: **رِضَا اللّٰهِ فِيْ رِضَا الْوَالِدَيْنِ وَسَخَطُ اللّٰهِ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ** یعنی والدین کی رضا میں اللہ پاک کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ پاک کی ناراضی ہے۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۶/۱۷۷، حدیث: ۷۸۳۰)

2. ارشاد فرمایا: **هُمَا جَنَّتُكَ وَ نَارُكَ** وہ (والدین) دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں (یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق ہو ں گے۔) (ابنِ ماجه، کتاب الادب، باب بر الوالدین، ۴/۱۸۶، حدیث: ۳۶۶۲)

3. اِرشاد فرمایا: ہر گناہ کو اللہ پاک جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی و اِیذا رسانی کو نہیں بخشتا بلکہ ایسا کرنے والے کو اس کے مرنے سے پہلے دُنیا کی زندگی میں ہی جلد سزا دے دیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی عقوق الوالدین ،۶/۱۹۷، حدیث ۷۸۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اس پُر فتن دور میں اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد نیک بن جائے، والدین کی فرماں بردار بن جائے تو خود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور انہیں بھی اس پیارے مدنی ماحول سے وابستہ کیجئے۔ خود بھی **ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں** میں حصہ لیجئے اور اپنے بچوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ **امیرِ اہلِ سنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے روزانہ کم از کم 2 گھنٹے مدنی کاموں کے لیے دینے کی ترغیب اِرشاد فرمائی گئی ہے، یقیناً جو جتنا زِیادہ وقت دے گا، اُس کے لیے ثواب کمانے کے مواقع بھی اُسی قدر زِیادہ ہوں گے۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ

ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مسجد درس"** بھی ہے۔ ☆**"مسجد درس"** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔☆**"مسجد درس"** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا ہے۔☆**"مسجد درس"** سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔☆**"مسجد درس"** کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے۔ چنانچہ،

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔(حلیۃ الاولیاء،کعب

الاحبار، ۵/۶، رقم: ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیتّوں کے ساتھ سُنَّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نِیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کررہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ آیئے! بطورِ ترغیب **"مسجد درس"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مدنی بہار

تحصیل بھلوال (پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی **مسجد درس** میں شریک ہوئے، جس کی برکت سے **ہفتہ وار اجتماع میں شرکت** کا ذہن بنا، سُنتوں بھرے اجتماع میں مبلغ دعوتِ اسلامی کا بیان پھر ذِکْرُ اللّٰہ اور آخر میں رقت انگیز دعا نے تو ان کے دل کی دنیا ہی بدل دی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! انہوں نے سچے دل سے توبہ کی اور سُنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ ماحول سے وابستہ ہوگئے۔

مسجِد مسجِد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے ہے تجھ سے دعا ربِّ اکبر! مقبول ہو "فیضانِ سُنّت"

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

علم وحکمت کے موتی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نصیحتوں سے متعلق سن رہے تھے۔ آیئے! حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی علم وحکمت سے لبریز **مزید کچھ نصیحتیں** سنتے ہیں:

حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: میں اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک آپ مجھے کوئی نصیحت نہ فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے سُفیان! میں آپ سے گفتگو کرتا ہوں لیکن زیادہ گفتگو آپ کے لئے اچھی نہیں (تین باتیں یاد رکھنا اور ان پر عمل کرنا):

نعمتوں میں اضافہ:

اللہ پاک تمہیں کسی نعمت سے نوازے اور تم اس پر ہمیشگی چاہو تو اس پر زیادہ سے زیادہ شکر بجالاؤ کیونکہ **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَىِٕنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ (پ ۱۳، ابراھیم: ۷)		ترجمۂ کنز الایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

رزق میں برکت:

اگر تمہیں رزق میں تاخیر محسوس ہو تو اِسْتِغْفَار کی کثرت کرو کہ **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ يُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيُمۡدِدۡكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّبَنِيۡنَ وَيَجۡعَلۡ لَّكُمۡ جَنّٰتٍ وَّيَجۡعَلۡ

ترجمۂ کنز الایمان: تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر شرّاٹے کا مینہ (موسلا دھار بارش) بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے

لَّکُمۡ اَنۡہٰرًا ﴿۱۲﴾ؕ (پ۲۹، نوح: ۱۰-۱۲) نہریں بنائے گا۔

کُشادگی کی چابی

اے سُفیان! اگر کسی بادشاہ کی طرف سے تمہیں غم و تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو یا کوئی اور پریشانی لاحق ہو تو "**لَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللہ**" کی کثرت کرو کہ یہ کشادگی کی چابی اور جنت کے **خزانوں میں سے ایک خزانہ** ہے۔

حضرتِ سیّدُنا سفیان ثَوری رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اپنے ہاتھ سے حلقہ بناتے ہوئے کہا: تین باتیں ہیں اور کیا ہی بہترین باتیں ہیں۔ حضرتِ سیّدُنا امام جعفر صادق رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: "**اللہ** کی قسم! ابوعبداللہ نے انہیں سمجھ لیا اور **اللہ** پاک انہیں اس سے فائدہ پہنچائے گا۔"

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! **صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ پاک کا شکر ادا کرتے رہا کریں، توبہ واِسۡتِغۡفَار بھی کرتے رہا کریں اور **لاحول شریف** کو بھی وقتاً فوقتاً پڑھتے رہا کریں۔ اس کا آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ اگر ہم شجرہ شریف کے اوراد روزانہ پڑھنے والے بن جائیں تو اس میں کئی اِسۡتِغۡفَار پڑھنے کی سعادت ملے گی بلکہ **لاحول شریف** بھی روزانہ پڑھنے کی سعادت ملے گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآن ٹیچر ایپ کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ کی پیاری تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں تبلیغِ دین کیلئے 107 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے کوشش کر رہی ہے۔ دعوتِ اسلامی کی مجلسِ آئی ٹی نے ”Quran Teacher“ کے نام سے موبائل اپلی کیشن لاؤنچ کی ہے۔ جس کے ذریعے آپ 30 سے زائد دینی کورسز میں داخلہ لینے کے ساتھ ساتھ اپنے داخلے کا اسٹیٹس بھی چیک کر سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ کورسز کا مختصر تعارف، اپنی رجسٹریشن کرنے کے بعد اپنی کلاس کی سرگرمیوں کی معلومات، کورسز سے متعلق تفصیلات اور **مدرسۃ المدینہ آن لائن** کی اپ ڈیٹس بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ آج ہی اپنے موبائل میں یہ ایپ انسٹال کیجئے اور دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔

رَجَب کے کُونڈے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں سن رہے ہیں۔ اسی ماہ میں آپ کا یومِ عرس بھی ہے۔ آپ کے عرس کی مناسبت سے کئی عاشقانِ رسول حضرت سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لئے کھیر پوریوں اور ٹکیوں وغیرہ پر فاتحہ خوانی کرتے ہیں جنہیں **کُونڈے** کہا جاتا ہے۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”**کفن کی واپسی**“ میں مزید فرماتے ہیں: **پورے** ماہِ رجب میں بلکہ سارے سال میں جب چاہیں **ایصالِ ثواب** کیلئے کُونڈوں کی نیاز کر سکتے ہیں، البتہ مناسب یہ ہے کہ **15 رجبُ المرجب** کو ”**رجب کے**

کُونڈے"کئے جائیں کیوں کہ یہ حضرت سیّدُنا امام **جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا **یوم عُرس** ہے۔

امیر اہلسنّت مزید فرماتے ہیں:"**دس بیبیوں کی کہانی**"،"**لکڑہارے کی کہانی**"اور"**جناب سیِّدہ کی کہانی**"سب من گھڑت قصے ہیں،ان کو (کُونڈوں کی نیاز میں)نہ پڑھا کریں،اس کے بجائے ایک بار **سورۂ یٰسٓ** پڑھ لیا کریں کہ **10 قرآنِ کریم کا ثواب** ملے گا۔یہ بھی یاد رہے کہ کُونڈے ہی میں کِھیر کھانا،کِھلانا ضروری نہیں، دوسرے برتن میں بھی کھا اور کِھلا سکتے ہیں۔ایصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانا) قرآنِ کریم و احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے، ایصالِ ثواب دعا کے ذریعے بھی کیا جاسکتا ہے اور کھانا وغیرہ پکا کر اُس پر فاتحہ دلا کر بھی۔ کُونڈوں کی نیاز بھی ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے اس کو ناجائز کہنا شریعت پر اِفترا(یعنی تہمت باندھنا) ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی حیثیت کے مطابق اپنے بزرگوں،اپنے خاندان کے مرحومین اور ساری **اُمت کیلئے ایصالِ ثواب** کرتے رہنا چاہیے۔اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رِسالت،شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے میری سنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں

میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے "گھر میں آنے جانے کی سنتیں و آداب" سنتے ہیں: ☆جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔ (ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث:۵۰۹۵) اِنْ شَآءَ الله! اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ کریم کی مدد شاملِ حال رہے گی، ☆گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَ عَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔ (ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۶) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَ الله! روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی، ☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ

1 ۔۔۔ مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵ حدیث: ۱۷۵

عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن ترجمہ: ”ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام“ تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/ ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶ ص ۹۶، شرح الشّفاء للقاری، ۲/ ۱۱۸) ☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ ☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو، ☆جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سُنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مثلاً کہے: محمد الیاس۔ نام بتانے کے بجائے اس موقع پر مدینہ! میں ہوں! دروازہ کھولو وغیرہ کہنا سنّت نہیں، ☆جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **”سُنّتیں اور آداب“** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **”101 مدنی پھول“ اور ”163 مدنی پھول“** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ ہفتہ وار اجتماع کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ! آئندہ ہفتے کے بیان کا موضوع ہو گا **"اندھیری قبر"** جس میں ہم قبر میں پیش آنے والے اُمور سے متعلق سُنیں گے۔ لہٰذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی درخواست ہے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دوسروں کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم ازکم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

1۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحْمت کے سترّ دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

2 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَ سَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخْص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو (3) مرتبہ پڑھا تو گویا

1…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(۔۔۔**ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات**۔۔۔)9رجب المرجب 1441ھ 5مارچ 2020

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ **کی طرف سے ہفتہ وار رِسالہ پڑھنے کی ترغیب**

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَل! **ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں** امیرِ اہلسنت کسی ایک مدنی رِسالے کے مطالعے کی ترغیب بھی اِرشاد فرماتے ہیں، مطالعہ کرنے والے یا آڈیو رِسالہ سُننے والے خوش نصیب اسلامی بھائیوں اوراسلامی بہنوں کی کارکردگی بھی امیرِ اہلسنّت کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے نیز آپ مطالعہ کرنے اورآڈیو سُننے والوں کو اپنی دُعاؤں سے نوازنے کے ساتھ ساتھ قیمتی مدنی پھول بھی عطا فرماتے ہیں: آنے والے ہفتے کے مدنی مذاکرے میں اس رِسالے "**اِسم اعظم کسے کہتے ہیں**؟" کے مطالعے کی ترغیب اِرشاد فرمائی جائے گی، تمام عاشقانِ رسول اِس رِسالے کو پیشگی ہی حاصل کرلیں اوراس کا مطالعہ کرکے امیرِ اہلسنّت کے دل کی دُعائیں لیں۔ **قیمت:13 روپے**۔۔ **رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لیے یہ رِسالہ دُوسروں کو بھی شیئر (Share) کیجئے۔**

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا،

---

1 ۔۔۔ تاریخ ابن عساکر، رقم: ۲۳۰۶، زیاد بن عبداللہ بن خالد الصباغ، ۱۵۵/۱۹

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے رات **09:30 بجے مدنی چینل پر براہِ راست**(Live) ہفتہ وار **مدنی مذاکرہ** ہو گا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمدالیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ ''تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں''۔

"بہشت کی کُنجیاں" اس کتاب میں کیا ہے؟ سنیئے! (❀) جنّت کیا ہے اور کہاں ہے؟ (❀) جنّت کی نہریں اور حوضِ کوثر (❀) جنّت کے بازار (❀) مسلمانوں کی پردہ پوشی کرنے کے فضائل (❀) 6 اعمال پر جنّت کی گارنٹی۔ **ہدیہ -75۔ روپے**

پہلے جمعے کے مدنی قافلوں کے مسافروں کے لیے دُعائے عطار

یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی ہر شمسی ماہ کے **پہلے جمعے** کو تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کے لیے روانہ ہو اُس کو **دِیدارِ مصطفٰے** سے **مشرف فرما**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہفتہ وار اجتماع میں پہلی جمعرات رات اعتکاف کرنے والوں کے لیے دُعائے عطار

یاربَّ المصطفٰے! جو اسلامی بھائی مہینے کی **پہلی جمعرات** ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رات

اعتکاف کرے اور اِشراق تک ٹھہرا رہے ُاُس کو اپنی **عبادت کا شوق** عطا فرما اور اُسے **بے حساب بخش** دے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلسِ عُشر

کچھ دنوں بعد ملک بھر میں **گندم کی کٹائی** کا سلسلہ شروع ہو جائے گا، جو عاشقانِ رسول **زمینداری یا کاشت کاری** کے شعبے سے وابستہ ہیں، مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **"عُشر کے احکام"** کا مطالعہ کیجئے اور عُشر کے بارے میں **مفید معلومات** حاصل کیجئے، اپنا **عُشر** عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** کو دیجئے اور **نیکی کے کاموں میں اپنا حصّہ شامل کیجئے**۔ عُشر جمع کروانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے **ذمہ داران سے رابطہ** کیجئے۔

رجب میں یہ دُعا پڑھنا سُنّت ہے: **اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ:** اے اللہ! تُو ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکتیں عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا۔ (المعجم الاوسط للطبرانی ج3ص85حدیث:3939)

مدنی حلقوں کا جدول

آج کے ہفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں میں **"اذان و اِقامت اوران کا جواب دینے کا ثواب"** کے موضوع پر مفید ترین معلومات دی جائیں گی مثلاً (❀) **کیا اذان عذابِ اِلٰہی سے امان ہے؟** (❀) اذان دینے کے 10 **مُستحب مواقع** (❀) اذان واِقامت کے **مختلف احکام** (❀) اذان واِقامت کے **ثوابات** (❀) "**اذان کا جواب دینے کا طریقہ**" سکھایا جائے گا۔